اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ منہ بولا بیٹا بنانا منشائے الٰہی کے خلاف ہے مگر عجم نے حضرت زیدؓ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منہ بولا بیٹا بنا دیا۔ پھر اُس سے اُس کی بیوی کو طلاق دلوائی اور اس مطلقہ کا نکاح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کروایا وہ بھی آسمانوں میں۔ اگر طبری کی خرافات کو دیکھا جائے تو واقعہ اور بھی بدترین شکل اختیار کر لیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ایک بار نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم زیدؓ سے ملنے ان کے گھر گئے زیدؓ موجود نہ تھے اور حضرت زینبؓ نہا کر آئی تھی مختصر کپڑے پہنے تھے اسی حال میں آپ کی نظریں ان پر پڑیں تو دل میں ان کی صورت کھب گئی جس کی بنا پر وہ زیدؓ کے دل سے اتر گئیں اس کے بعد زیدؓ نے آکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر زینبؓ آپؐ کو پسند آگئی تو میں اسے طلاق دیدوں گا۔

(تاریخ طبری باب ۹ صفحہ ۲۷۴)

علیٰ کل حال حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ کو منع کیا مگر اُس نے طلاق دیدی اور پھر وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں آگئی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میرا نکاح آسمانوں میں کر دیا گیا ہے، لہٰذا بغیر نکاح، بغیر حق مہر، اور بغیر اطلاع اور بغیر اجازت کے آپ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت زینبؓ کے پاس شب عروسی منانے تشریف لے گئے۔ اور یہ سب اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کے ذریعے لے پالک کی بیوی جو نبی کی بہو لگتی تھی اسے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر حلال کرنا تھا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس ایک واقعہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کردار کو کیا سے کیا بنا کر پیش کیا۔ جب کہ اللہ کا بڑا واضح حکم ہے کہ یا یھا الذین اٰمنوا لا تد خلوا بیو تا غیر بیوتکم حتیٰ تستا نسوا و تسلموا علیٰ اھلھا (۲۴/۲۷) اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ کسی گھر میں جاؤ تو اہل خانہ سے اجازت لے لیا کرو، ان کے سلام کے

بغیر داخل مت ہوا کرو۔ اس واضح حکم کے ہوتے ہوئے کیا یہ تصور بھی کیا جا سکتا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم زیدؓ کے گھر اُن کی غیر موجودگی میں بلا اجازت داخل ہوئے ہوں گے؟ پھر ان کی بیوی کو دیکھنا، اُن پر عاشق ہونا پھر ان کو اپنے حرم میں داخل کرنا۔ یارو! ایسا تو کوئی موجودہ زمانے کا فرد بھی نہیں کر سکتا چہ جائے کہ دونوں جہانوں کا سردار جس کے سر پر نبوت کا تاج رکھا ہو وہ ایسی حرکت کرے؟ پھر اگر دشمنان اسلام نے یہ خرافات لکھ بھی دیں تو ان کا تو موقف واضح تھا، یعنی مسلمانوں سے انتقام لینا۔ ہمیں کیا ہوا کہ ہم ان روایات کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔ یہی تو وہ سوراخ ہیں جس سے رشدی و جماعتھم ہمیں ہر دور میں ڈستے آئے ہیں۔

راویان کہتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تکریم انسانیت اور مساوات کا نمونہ پیش کیا اپنی پھوپھی کی بیٹی حضرت زینبؓ کا نکاح زیدؓ سے کیا لیکن حضرت زینبؓ زیدؓ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھی (یہ ہر قرآن کے حاشیئے میں لکھا ہوتا ہے) اس لئے میاں بیوی میں نہ نبھ سکی اور زیدؓ طلاق دینے پر تیار ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مگر زیدؓ باز نہ آئے اور طلاق دے دی۔ تب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی زوجیت میں لے لیا۔ اگر اتنی بات ہوتی تو کوئی حرج نہ تھا مگر طبری کا افسانہ کہ وہ کپڑے بدل رہی تھی مختصر کپڑے تھے، یا ننگے سر تھی کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا.......... سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا زیدؓ کی شادی دونوں کی رضامندی سے نہیں ہوئی تھی؟ کیا زینبؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے شوہر کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کی مجاز تھی؟ اگر زینبؓ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ مانا تو کیا اس پر قرآن کریم کا یہ حکم لاگو نہیں ہوتا؟ و ما کان لمؤ منٍ و لا مؤ منۃٍ اذا قضی اللہ و رسو لہ امرًا ان یکون لھم الخیرۃ من امر ھم ؕ و من یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالًا مبینًا (۳۳/۳۶)

اور کسی مومن مرد اور عورت کو حق نہیں ہے کہ رسول انہیں کوئی امر دے اور وہ اس میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ صریحاً گمراہ ہو گیا۔ زینبؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے شوہر کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور نکاح کو ختم کیا، یہ بھی نافرمانی ہوئی۔ حضرت زیدؓ کو (بقول راویان) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلاق دینے سے منع کیا مگر انہوں نے طلاق دے ہی دی۔ اگر ایسا ہوا ہوتا تو کیا اس کے بعد یہ دونوں مسلمان کہلا سکتے تھے؟ کیا یہ حضرات ضل ضللاً مبیناً میں سے نہ ہوتے؟ کیا اُس دور ہمایونی میں ان کا مقاطعہ (بائیکاٹ) نہ کیا جاتا؟ کیا اس کے بعد بھی ان کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا؟

اور اللہ کا فرمان ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں و ازواجہ امھتھم (۳۳/۶) مومنوں کی مائیں ہیں۔ اگر طبری و جماعتہم کا میڈان ایران کا تراشہ ہوا افسانہ صحیح ہوتا تو کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت زینبؓ زیدؓ کی بھی ماں لگتی تھی؟ جو اس کی بیوی رہ چکی تھی اور کیا زیدؓ بھی اسے ماں سمجھتا تھا؟ اگر ایسا ہی تھا تو رب قرآن کریم میں اس کی وضاحت فرماتا کہ نبی کی بیویاں مومنین کی مائیں ہیں البتہ زینبؓ زیدؓ کی ماں نہیں ہے

احزاب آیۃ (۳۶) کے مفہوم سے زیدؓ کے طلاق کے بعد مطلقہ کا حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کا نظریہ تو اسی وقت ختم ہو گیا جب اللہ نے متبنیٰ کے نظریئے کو غیر اسلامی اور قدیم نظریہ قرار دے کر اس امر کی وضاحت کر دی کہ ہمارے رسول نے کسی کو متبنیٰ نہیں بنایا ملاحظہ ہو (۳۳/۴) کہ بیوی کو ماں کہنا اور کسی غیر کے بیٹے کو بیٹا کہنا یہ صرف تمہارے منہ کی باتیں ہیں ذالکم قولکم بافواھم ۔ یہ کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اس طرح تو طبری افسانے کی بنیاد ہی نہ رہی۔

سورۃ (۳۳ آیۃ ۳۷) کے زید وہ زیدؓ بن حارثہ نہیں ہیں جو حضرت خدیجہ بنت

خویلدؓ کے ساتھ آئے تھے اور یہیں کے ہو کر رہ گئے تھے؟ اس کے برعکس قرآن کریم کی رو سے صحیح واقع یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کسی صحابی نے جس کا نام نہیں بتایا گیا زید نامی لڑکے کو متبنیٰ بنایا تھا اس کی شادی بھی کر دی گئی تھی مگر ناموافق مزاج کیوجہ سے طلاق ہو گئی اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کے ورثا سمیت قانون باری تعالیٰ کے مطابق اس مطلقہ کا نکاح اس شخص سے کر دیا جس نے زید کو ایمان لانے سے قبل لے پالک (بیٹا) بنایا تھا اس پر لوگوں نے اس کو طعنے دیئے کہ تو نے بہو سے شادی کر لی ہے۔ اس نے اس طعن و تشنیع سے بچنے کے لئے طلاق کا ارادہ کیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے آثار و اطوار سے بھانپ لیا اور اسے منع کیا کہ بیوی کو طلاق نہ دے۔ کیونکہ یہ نکاح اس لئے کیا گیا ہے کہ زمانہ جاہلیت کے بنائے ہوئے منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں سے بیٹا بنانے والوں کے نکاح کرانے کی کراہت دور ہو جائے۔ کیونکہ زمانہ جاہلیت میں ایک تو متبنیٰ بنانے کی غلط روش چل رہی تھی اور دوسرا یہ کہ انہیں حقیقی بیٹا سمجھا جاتا تھا اور ان کی بیویوں کو حقیقی بہوئیں سمجھ کر ان سے نکاح حرام جانتے تھے۔

اب اگر مذکورہ شخص لے پالک کی بیوی سے نکاح کرنے کے بعد طلاق دے دیتا ہے تو وہ پرانی جہالت کی کراہت پھر قائم ہو جاتی ہے اور منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کرنا بدستور مکروہ سمجھا جاتا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مناسب موقع میسر آنے پر متبنیٰ کی مطلقہ بیوی کا نکاح عملی طور پر منہ بولا بیٹا بنانے والے سے کر کے زمانہ جاہلیت کی اس غیر اسلامی رسم کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔ اس کے بعد جب مخالفین نے نکاح کرنے والے کو مورد طعن و تشنیع ٹھرایا اور اس کے ارادے میں معمولی سا تزلزل نمودار ہوا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے استقلال کا درس دے کر چٹان کی طرح کھڑا کیا بس یہ تھا زید کا قصہ جسے عجمیوں نے چیستاں بنا کر رکھ دیا ہے۔ اور ہم ان کے لکھے پر ایمان لے آئے۔

ملفوظات مکی، اشرف علی تھانوی میں ہے کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ سے فرمایا کہ تم میرے بھائی اور میرے مولا (آقاء) ہو تو وہ خوشی سے ناچنے لگے (کیمیائے سعادت امام غزالی صفحہ نمبر ۴۱۹) ایسا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ و عمرؓ کے لئے بھی نہیں فرمایا۔ یہ اس لئے کہ زید نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیوی دے رکھی تھی۔

یہ جو فرمایا ہے رب نے۔ و قال الرسول یرب ان قومی اتخذوا هذا القران مهجورًا ٥ (۲۵/۳۲) رسول پاک اللہ کی جناب میں بصد حسرت عرض کریں گے کہ آہ! اے میرے پروردگار میری امت نے تیرے اس بھیجے ہوئے قرآن کو لغو سمجھ کر چھوڑ دیا تھا!...... (انسانوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو سینہ سے لگا رکھا تھا) قرآنی حکمت (انظر کیف نصرف الایٰت لعلهم یفقهون (۶/۶۵) دیکھو ہم اپنی آیاتوں کو کس طرح پھیر پھیر کر لاتے ہیں تا کہ یہ لوگ سمجھیں، کو چھوڑ کر ایرانی حکایات (شان نزول) کے تحت کر کے قرآن کو مہجور کر دیا تھا۔

----------☆☆☆----------

(3) قرآن کریم میں رب نے بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ کن کن عورتوں سے تمہارے لئے نکاح ناجائز ہے اور کن سے جائز ہے (۴/۲۳) اب بخاری کی حلال کی ہوئی اور حرام کی ہوئی ملاحظہ ہو۔ عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کیا کہ اگر کسی نے اپنی سالی سے زنا کیا تو اس کی جورو اس کی سالی کی بہن اس پر حرام نہ ہوگی۔ اور ابوجعفر سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص لونڈے سے لواطت کرے اور لونڈے کے دخول کر دے، تو اب اس کی ماں سے نکاح نہ کرے۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر کسی نے اپنی خوشدامن (ساس) سے زنا کیا تو اس کی بیوی اُس پر حرام نہ ہوگی۔

(بخاری جلد سوم باب ۵۴ حدیث ۹۷)

یہاں زانی کی سزا کا کوئی ذکر ہی نہیں، البتہ اس کے لئے مزید دروازے کھولنے کا ذکر ہے۔ زبان کتنی پیاری استعمال کی ہے۔ یوں ثابت کیا ہے کہ اصحاب کرام کا اور کوئی کام نہ تھا، بس عورت اور زنا کاری، صحبت۔ لونڈے، لواطت، دخول۔ کیا اس کے علاوہ کوئی اور لفظ نہ تھا؟ عرب تو ایسی قوم ہے کہ کھلے لفظوں میں یہ بھی نہیں کہتے کہ میں پیشاب کرنے جاتا ہوں یعنی انا رائح ابول۔ بلکہ وہ کہتے ہیں ارید رشح الماء میں پانی ٹپکانے جا رہا ہوں۔ یا۔ طیّر الماء میں پانی بہانے جا رہا ہوں۔ تو وہ کھل کر کیسے کہتے ہوں گے یلعب بالصبی ان اد خله فیه ...... لڑکے میں جب داخل کر چکے ہوں تو...... ایرانی دراصل یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دنیا میں جتنے اغلام باز اور زنا کار تھے وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہوئے تھے۔

----------☆☆☆----------

جادو

(4) اللہ تعالیٰ نے کائنات تخلیق کی، اس میں انسان کو پیدا کیا انسان کی راہنمائی کے لئے پیغمبر اور اُن پر کتابیں نازل کرتا رہا۔ پیغمبروں کے انتقال کے بعد مذہبی پیشوا اپنے ذاتی مفادات کی خاطر وحی الٰہی میں اپنے خیالات کی آمیزش کرتے رہے۔ حتیٰ کہ اللہ کے آخری پیغمبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اُن پر آخری کتاب نازل ہوئی۔ باطل کو شکست فاش ہوئی اندھیرے روپوش ہو گئے اور وحی کی روشنی سے یہ دنیا جگمگا اٹھی۔ یہ صورت حال شکست خوردہ عناصر کو قبول نہ تھی، اُن کے سینوں میں انتقام کی آگ اندر ہی اندر سلگ رہی تھی۔ وہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔

قرآن کریم جس کی حفاظت کا دعویٰ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیا تھا اُس میں تو یہ

لوگ ردوبدل ناقص وزایدنہ کر سکے۔انہوں نے اپنے انتقامی ارادوں کو اقوال رسول کا لبادہ اوڑھا کر ہمارے لٹریچر میں بھر دیا۔جس قول کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے منسوب کر دیا جائے پھر ہمارے ہاں اُس پر تحقیق کو گناہ سمجھا جاتا ہے۔مگر ہر دور میں اللہ کے کچھ ایسے بندے میدان میں آتے رہے جو باطل کو دفن کرتے رہے اور حق کو ظاہر کرتے رہے۔مگر باطل پھر سر ابھار کر نمودار ہوتا رہا۔

قرآن حکیم اور فقہا کی سوچ میں حریفانہ چپقلش دیرینہ ہے۔قرآن اپنے کہے کو تضاد سے بالاتر ٹھہراتا ہے۔جبکہ فقہا اس معاملہ میں اپنی حکمرانی جتلانے کے لئے پہلوانی کے گُر آزماتے رہے ہیں مثلاً (ا) قرآن فرماتا ہے کہ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلاً مسحورا (۴۷/۱۷-۸/۲۵) کافر کہتے ہیں کہ اے مسلمانو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ "جادو کے مارے ایک انسان کے پیچھے چل پڑے ہو؟۔حالانکہ جادو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کیا اثر انداز ہوتا،وہ تو عام انسان پر بھی اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ولا یفلح الساحر حیث اتی (۲۰/۶۹) جادو والا جتنا بھی زور لگائے کامیاب نہیں ہوسکتا۔لیکن عجمی مفسرین کہتے ہیں کہ لبید بن اعصم یہودی نے آپ صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا اور اس کی تاثیر اتنی طاقتور تھی کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا دماغ مختل ہوگیا اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم چھ ماہ کے لگ بھگ دماغ رفتہ رہے حتیٰ کہ بیویوں سے مقاربت کرتے تو بھول جاتے کہ مقاربت ہوئی بھی ہے یا نہیں اور کھانا پینا بھی بھول جاتے تھے۔و اخذ عن النسآء و الطعام و الشراب۔

(بخاری و فتح الباری ۲۴/۴۳۵)

جادو تو پوری قوم پر ہوا ہے، کہ رب کا کہا تو بے اثر ہوا کہ میرے رسول کو مسحور کہنے

والے گمراہ ہیں (۴۷/۱۷-۸/۲۵) مگر عبدالرب یعنی (بخاری) کا کہنا ہم پر اثر کر گیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا تھا۔پھر سورۃ الفلق اور سورۃ والناس کی وجہ سے انہیں جادو سے نجات ملی۔ان دو سورتوں کا شان نزول ہی یہی ہے۔یا ساتر الرب۔

----------☆☆☆----------

(5) ہمارا ایمان ہے کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم قبل از نبوت بھی ہر قسم کی برائیوں اور فواحشات سے دور رہے۔حالانکہ اس وقت بھی معاشرے میں ہر قسم کی برائیاں اور فواحشات موجود تھے۔قرآن میں رب اُن کے کردار کی شہادت دیتا ہے۔جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو کفار مکہ نے معجزہ طلب کیا تو اس کے جواب میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فقد لبثت فیکم عمرًامن قبلہ افلا تعقلون (۱۰/۱۶) میں نے تم میں زندگی گزاری ہے۔(ذرا اُس پر نظر ڈالو کیا میں نے کوئی غلط کام کیا ہے) بھلا تم اس بات کو کیوں نہیں سمجھتے؟ اور یہ بھی فرمایا کہ اے نبی۔ و انک لعلی خلق عظیم (۶۸/۴) تم اخلاق کی بلندیوں پر فائز ہو۔اب یہ دیکھئے کہ انتقام لینے والوں نے اللہ کے اس بزرگ و برتر پیغمبر کو کہاں لاکر کھڑا کر دیا۔

امام اوزاعی اور ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ ہم سے کہا ابو اسید نے کہ ایک بار (مدینہ سے) باہر آنحضرتؐ کے ساتھ ہم نکلے ایک احاطہ والے باغ پر پہنچے جس کا نام شوط تھا وہاں جا کر دو اور باغوں کے بیچ میں بیٹھے، آپؐ نے ہم لوگوں سے فرمایا تم لوگ یہیں بیٹھو اور آپؐ باغ کے اندر تشریف لے